سوموار | 22۔جولائی 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 166 | سوموار 5 ربیع الاول۔ 1417ھ 22 وفا 1375ہش 22 جولائی 1996ء

ہمیشہ خدا تعالیٰ سے سچا تعلق قائم رکھنا چاہئے

یقیناً سمجھو کہ زمین و آسمان کا خالق ایک خدا ہے۔ وہی خدا ہے جس کے قبضہ قدرت میں زندگی اور موت ہے۔ کوئی شخص دنیا میں کسی قسم کی راحت اور کوئی نعمت حاصل نہیں کر سکتا۔ مگر اسی کے فضل و کرم سے۔ایک پتہ بھی اس کے فضل کے بغیر ہرا نہیں رہ سکتا اس لئے ہر وقت اسی سے سچا تعلق پیدا کرے۔ اور اس کی رضا جوئی کی راہوں پر مضبوط قدم رکھے۔ اگر وہ اس بات کی پابندی کرے گا تو یقیناً اسے کوئی غم نہیں ہے۔ ہر قسم کی راحت، صحت، عمر و دولت یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہے جب انسان کا وجود ایسا نافع اور سود مند ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہماری جماعت کا اعلیٰ فرض ہے کہ وہ اپنے اخلاق کا تزکیہ کریں اور حقوق عباد اور حقوق اللہ کے ادا کرنے کی دقیق سے دقیق رعایت کیا کریں۔ کوئی منصوبہ اور جعل ان کے کسی عضو پر نہ ہو۔ کوئی کتا اور بلی بھی ان کے احسان سے محروم نہ رہے چہ جائیکہ بنی آدم۔ میں ان لوگوں کو بہت برا جانتا ہوں جو دین کی آڑ میں کسی غیر قوم کی جانی و مالی ایذاء روا رکھتے ہیں۔

غرض خلاصہ ساری تقریر کا یہی ہے کہ اب وقت ہے کہ جماعت اپنی حالت میں بین تبدیلی دکھائے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 326)

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ فوزیہ شازی صاحبہ بنت مکرم عبد الغفور صاحب ربوہ کا نکاح مکرم طاہر مقصود احمد ابن مکرم قاضی داؤد احمد صاحب آف انگلینڈ کے ہمراہ بعوض دو ہزار پاؤنڈ حق مہر پر مکرم رفیق احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ نے بیت قمر ربوہ میں مورخہ 27۔جون 96ء بعد عصر پڑھا۔ مکرم طاہر مقصود احمد حضرت قاضی محبوب عالم صاحب آف نیلہ گنبد کا پڑپوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح جانبین کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم معین الحق صاحب شمس حال شارجہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 4۔ مئی 1996ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ ازراہ شفقت حضرت صاحب نے نومولود کا نام "عدیل احمد شمس" عنایت فرمایا ہے۔ نومولود محترم محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کا پڑپوتا اور محترم حافظ مبین الحق صاحب شمس کا پوتا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیز بلال احمد ابن مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب سرگودھا نے امسال سرگودھا بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں پروگریسو پبلک سکول سرگودھا (بوائے سیکشن میں 745/850 نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور گولڈ میڈل کا حقدار قرار پایا ہے۔ یہ اعزاز مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور عزیز کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ ایک واقف نو بچہ عزیز محمد اشفاق ولد محمد نواز صاحب نواب شاہ شہر 7۔ جون 96ء کو گرم تیل کے گرنے کی وجہ سے بہت بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں اس کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(وکیل وقف نو)

جلسہ سالانہ یوکے کا پروگرام

احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ

اس دفعہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے 31ویں جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ ہوگی۔ خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کا یہ پہلا جلسہ سالانہ ہے جس کا سارے کا سارا پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی غیر معمولی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے اس غیر معمولی واقعہ پر ہر احمدی کا دل خدا کے حضور جذبہ تشکر سے سر بسجود ہے۔

حضرت صاحب کے پروگرام

اس جلسہ کے دوران حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جو تقاریر، مجلس سوال و جواب وغیرہ لائیو ٹیلی کاسٹ ہونگی ان کی تفصیل (پاکستانی وقت کے مطابق) درج ذیل ہے۔

جمعہ 26- جولائی 1996ء

5-00 (سہ پہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

7-20 (شام) لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

8-00 حضرت صاحب کا افتتاحی خطاب

12-00 (رات) مجلس سوال و جواب۔ اردو

ہفتہ 27۔جولائی 1996ء

3-45 (سہ پہر) مستورات کے جلسہ سے حضرت صاحب کا خطاب

8-20 (رات) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب۔ (جلسہ کا دوسرا دن)

اتوار 28۔جولائی 1996ء

3-30 (سہ پہر) عالمی مجلس سوال و جواب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

5-00 عالمی بیعت

8-20 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ یوکے کے پروگرام
26۔28 جولائی 1996ء

چونکہ اس بار جلسہ سالانہ کا سارا پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو نشر ہوگا اس لئے ذیل میں مکمل پروگرام کی تفصیل دی جا رہی ہے۔

جمعہ 26۔جولائی 1996ء

5-00 (سہ پہر) خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

باقی صفحہ 7 پر

خوب یاد رکھو کہ صاف ہو کر عمل کرو گے تو دوسروں پر تمہارا رُعب ضرور پڑے گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

22- وفا 1375 ہش 22 - جولائی 1996ء

خدا تعالیٰ سے دوستی

خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اس کو اپنا دوست بنانے کے ان گنت طریقے ہیں۔ کہا جاسکتا ہے کہ انسان ہر لحہ اور ہر قدم پر ایسی بات کر سکتا ہے یا ایسا کام کر سکتا ہے جس سے اسے خدا کا قرب حاصل ہو جائے اور خدا اس کا دوست بن جائے۔ اور اگر ہم اس بات کو صحیح طور پر سمجھ لیں تو ہمارے لئے اس کا قرب حاصل کرنا اور اسے اپنا دوست بنا لینا کسی طرح بھی مشکل نہ ہو گا۔ دل میں یہ خواہش ہونی چاہئے اور ہمیں اس بات کا ارادہ کر لینا چاہئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے اور اس کو اپنا دوست بنانا ہے۔ اگر ہم ہر لحہ اور ہر قدم پر اس بات کو مد نظر رکھیں اور وہی کچھ کریں جس سے اسکی محبت حاصل ہو سکتی ہے۔ جس سے اس کا قرب مل سکتا ہے جس سے ہم اس کی دوستی کو اپنا سکتے ہیں تو یقیناً نہ صرف ہماری زندگی بلکہ ہمارے ارد گرد کے لوگوں کی زندگی بھی ایک چمکتی ہوئی مثال بن جائے گی۔

انسان معاشرے میں رہنے کا عادی ہے اور معاشرے میں وہ اسی صورت میں خوش دلی کے ساتھ رہ سکتا ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اور لوگ بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس کی زندگی اجیرن بن جائے۔ اور وہ معاشرے پر طعن کرتا ہوا جنگلوں اور صحراؤں میں نکل جائے۔ یہ اس کی انتہائی ناکامی کا ثبوت ہو گا۔ لیکن بہر حال وہ ایسا کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پائے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد مشعلِ راہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔

"یاد رہے بندہ تو حسن معاملہ دکھلا کر اپنے صدق سے بھری ہوئی محبت ظاہر کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ اس کے مقابلے پر حد ہی کر دیتا ہے۔ اس کی تیز رفتاری کے مقابلے پر برق کی طرح اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور زمین اور آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے۔"

گویا کہ انسان کا پہلا فرض تو یہ ہے کہ وہ حسنِ معاملہ سے کام لے اور خلوصِ دل سے محبت کا اظہار کرے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ سے حسن معاملہ کرتا ہے اور خلوص دل سے محبت کا اظہار کرتا ہے تو جیسا کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ اس کے مقابلے پر حد ہی کر دیتا ہے۔ یعنی انسان آہستہ آہستہ بھی چلے تو خدا تعالیٰ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ لیکن اگر اس کی رفتار تیز ہو تو وہ بجلی کی طرح تیزی کے ساتھ اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور اس کے دوستوں کا دوست بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو دوست ہیں ان کا دوست بنا جائے۔ آپ جتنی ان کی قدر کریں گے جتنا ان کے قریب ہوں گے اتنا ہی خدا تعالیٰ آپ کو اپنے قریب آنے کا موقعہ دے گا۔ اور اگر کسی کو یہ موقعہ مل جائے تو اسے اور کس بات کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کے دوستوں کا دوست ہونا در اصل خدا تعالیٰ کا دوست ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

کل کی تکلیف آج راحت ہے
کل کی راحت ہے آج غم ساماں
دونوں پہلو سمجھ گیا ہوں میں
زندگی ہو گئی مری آساں

ابو الاقبال

○

فاصلہ خفگی سے جب اور سوا ہو جائے
کیوں نہ پھر پیار سے تجدیدِ وفا ہو جائے

ہر غلط کار گنہگار نہیں ہو جاتا
ہاں یہ ممکن ہے کہ انساں سے خطا ہو جائے

سوچتا ہوں کہ کبھی وہ بھی مری بات سنیں
دل میں جو ہے وہ کسی طور ادا ہو جائے

گو سنبھل کر چلے ایک ایک قدم پر رہرو
پھر بھی ممکن ہے کوئی لغزشِ پا ہو جائے

خاکساری کو اب اتنا بھی تو رُسوا نہ کرو
یہ تو ہو سکتا نہیں بندہ خدا ہو جائے

قافلہ والوں نے خیموں کی طنابیں کھولیں
کوُچ کا وقت ہے اب بانگِ درا ہو جائے

واسطہ ان کی کریمانہ ادا کا دے کر
اُن کے کوچہ میں فقیرانہ صدا ہو جائے

وہ نہ در کھولیں، مگر ہم ذرا دستک دیدیں
فرض ہے ہم پہ، چلو فرض ادا ہو جائے

اس قدر بھی تو نہ ہو تلخئ حالات کبھی
مرنا انعام ہو اور جینا سزا ہو جائے

جاتے جاتے یہ تو کہتے ہو ملیں گے پھر بھی
کیوں نہ رُک جاؤ کہ پھر جانئے کیا ہو جائے

دل کا خوں آنکھ سے بہنے تو لگا ہے ناہید
شائد اس بار مرا نالہ رسا ہو جائے

عبد المنان ناہید

تحریک جدید کے بارے میں نوجوانوں سے خطاب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"پس میں جماعت کے نوجوانوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان پر غور کریں اور وہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں اور جو نوجوان کسی وجہ سے اب تک اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ وہ اب وعدے لکھوائیں اور جہاں تک ان سے ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کریں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعقوب امجد۔کھاریاں

نعت گوئی کسے زیبا ہے؟

نعت گوئی کی تاریخ چودہ سو سال پرانی ہے اس کا آغاز عربی شعراء سے ہوا۔ عربی کے بعد فارسی میں در آئی اور فارسی کے بعد عقید تمندوں نے اسے اردو میں اختیار کیا۔ گزشتہ چودہ صدیوں سے نعت گو شعراء اس صنف سخن میں اپنے ذوق عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں۔ مگر کبھی کسی نے یہ اعتراض نہیں کیا کہ کون نعت گوئی کا اہل ہے۔ اور کسے ہزار عقیدت مندی کے باوجود اس کوچے میں قدم رکھنے کی اجازت نہیں۔ مگر موجودہ دور میں جس پر ہر ایرے غیرے کے قول و فعل کی تان اسلام سے شروع ہو کر اسلام ہی پر ختم ہوتی ہے یہ بھی سننے میں آ رہا ہے۔ کہ اسلام کے نام نہاد اجارہ داروں کے سوا کوئی دوسرا شخص نہ نعت گوئی کا حقدار ہے نہ نعت گوئی پر تبصرے کے لئے قلم اٹھا سکتا ہے اور نہ کوئی علمی و ادبی جریدہ مذکورۃ الصدر ٹھیکیداروں کی اجازت کے بغیر کوئی مقالہ چھاپ سکتا ہے۔

آیئے ذرا اردو نعت گوئی کا جائزہ لے کر دیکھیں کہ کس کس پنتھ اور مذہب کے نام لیوا نعت گوئی میں حصہ لے چکے ہیں۔ اور یاد رہے کہ اس دور کے کسی ملاّ۔ کسی قاضی کسی پنڈت اور کسی شیخ نے ان لوگوں کے خلاف نہ تو کوئی فتویٰ دیا اور نہ کبھی کوئی قدغن لگائی۔ ہمیں خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب مسلمانوں کے دوش بدوش ہندو، سکھ اور عیسائی صاحبان رہا کرتے تھے۔ سب مل کر مذہبی تہواروں میں ایک دوسرے کے مذہبی راہنماؤں کو خراج عقیدت پیش کیا کرتے تھے۔ تاریخ ادب اردو میں تو ایسے دسیوں معتبر احباب کے نام اور کلام محفوظ ہیں۔ جن میں سے آج کی صحبت میں صرف چند ایک کے مختصر تذکرے ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے ان کی نعت گوئی کے نمونوں کے ساتھ۔

مہاراجہ سرکشن پرشاد شاد ریاست حیدر آباد کے وزیراعظم تھے اور مہاراجہ چندولال شاداں کے نواسے شاداں کی طرح ان کے کلام میں بھی تصوف کا رنگ پایا جاتا تھا۔ وہ اردو کے علاوہ عربی، فارسی، تلنگی، اور انگریزی کے بھی سکالر تھے اور جملہ اصناف سخن و غزل مثنوی قصیدہ، قطعہ، رباعی وغیرہ) میں خوب ماہر تھے۔ ندرت جذبات اور پاکیزگی حسیات ان کے کلام کی خاص خوبیاں تھیں۔ وہ نعت بھی لکھا کرتے تھے۔ ان کی ایک نعت کے دو شعر ملاحظہ فرمائیں۔

احمدؐ کے در پہ اس لئے میں جبیہ سا رہا
سجدے کے لائق اور کوئی آستاں نہ تھا
معراج میں حضورؐ جو مدعو خدا کے تھے
خلوت تھی کوئی اور وہاں مہماں نہ تھا

ان کی ایک اور نعت کے چند شعر ملاحظہ ہوں کہتے ہیں۔

بلوائیں مجھے شاد جو سلطانِ مدینہ
جاتے ہی میں ہو جاؤں گا قربانِ مدینہ
وہ گھر ہے خدا کا تو یہ محبوبِ خدا ہیں
کعبے سے بھی اعلیٰ نہ ہو کیوں شانِ مدینہ
لے جاؤں گا میں ساتھ فقط عشق محمدؐ
تحفہ ہے مرے پاس یہ شایانِ مدینہ
خاک رہ یثرب کو بناؤں گا میں سرمہ
دیکھوں گا میں ان آنکھوں سے میدانِ مدینہ
مومن جو نہیں ہوں تو میں کافر بھی نہیں شادؔ
اس رمز سے آگاہ ہیں سلطانِ مدینہ

پیارے لال رونق دہلی کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ مولانا عبدالرحمان راسخ کے شاگرد تھے۔ علم و ادب سے گہرا لگاؤ تھا۔ اس لئے قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کے کئی مجموعہ کلام چھپ چکے ہیں۔ مثلاً "رونق سخن" "کلام رونق" وغیرہ۔

موصوف نعت گوئی سے بھی داد سخن پاتے رہے۔ ان کی ایک معروف و مقبول نعت کے چند اشعار یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

تُو ہے محبوبِ خدا چاہنے والا تیرا
مرتبہ سارے رسولوں میں بالا تیرا
کلمہ صلِّ علیٰ وردِ زباں رکھتا ہوں
خواب میں دیکھ لیا ہے قدِ بالا تیرا
عفو ہو جائیں گی محشر میں خطائیں ساری
داورِ حشر کو دوں گا میں حوالا تیرا
نور سے تیرے منور ہوئے دونوں عالم
نظر آتا ہے ہر اک سمت اجالا تیرا
ہو گیا شوق میں وہ آج نثارِ احمدؐ
دل جو رونق تھا بڑے نازوں سے پالا تیرا

اور ملاحظہ فرمایئے یہ شعر کس عقیدت کا اظہار کیا گیا ہے ان دو مصرعوں میں۔

نظر آئے نہ جلوہ ہر گھڑی کیوں کر محمدؐ کا
ازل سے دیدہ و دل میں ہے اپنے گھر محمدؐ کا

پنڈت تلوک چند محروم مردم خیز خطہ پنجاب کے رہنے والے تھے۔ محکمہ تعلیم سے وابستہ رہے پاکستان کے قیام کے بعد دہلی چلے گئے۔ انہوں نے تقریباً ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ قومی، اصلاحی اور سیاسی نظمیں لکھی ہیں۔ اس کے علاوہ "ترانہ وحدت" (جو بعض نصابی کتابوں میں شامل رہا) اور کچھ نعتیہ قطعات بھی لکھے ہیں نمونہ ملاحظہ ہو۔

مبارک پیشوا جس کی ہے شفقت دوست دشمن پر
مبارک پیش رو جس کا ہے سینہ صاف کینے سے
انہی اوصاف کی خوشبو ابھی اطراف عالم میں
شمیم جانفزا لاتی ہے مکے اور مدینے سے

پنڈت ہری چند اختر ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے تعلیم زیادہ تر لاہور ہی میں حاصل کی ابتدا ہی سے زبان و ادب اور شعر گوئی سے شغف تھا۔ پہلے مزاحیہ اشعار لکھتے تھے۔ دوسرے شعراء کے کلام کی پیروڈی لکھنے میں بہت ماہر تھے۔ بعد ازاں مزاح نگاری کو چھوڑ کر نظم و نثر کے سنجیدہ انداز کی طرف مائل ہوئے۔ غزل خوب لکھتے تھے۔ ان کی زبان صاف ستھری اور بامحاورہ ہے۔ انہوں نے نعت گوئی کی طرف بھی رغبت دل سے توجہ کی۔ اور خوب خوب ہی نعتیں لکھیں۔ ان کے نعتیہ کلام کا نمونہ پیش خدمت ہے۔

کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا درِّ یتیم!
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسن کائنات
اب کسی نے اس کا عالم آشکارا کر دیا
آدمیّت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

منشی درگا سہائے سرور جہاں آبادی جہاں آباد ضلع پیلی بھیت میں پیدا ہوئے۔ بلاتکلف شعر کہتے تھے۔ ہر صنف میں طبع آزمائی کی۔ خاص طور پر مسدس پسند کرتے تھے ان کے کلام میں درد و سوز ہے۔ جذبات نگاری میں کمال دسترس رکھتے تھے۔ چھوٹی عمر ہی میں شہرت پائی اور ناموری کے آسمان پر ستاروں کی طرح چمکے۔ انہوں نے نعتیہ نظمیں بھی لکھی ہیں ان کی ایک نظم کے دو بند نمونتہً ملاحظہ ہوں۔

دل بے تاب کو سینے سے لگا لے آ جا
کہ سنبھلتا نہیں کمبخت سنبھالے آ جا!
پاؤں ہیں طُول شب غم نے نکالے آ جا
خواب میں زلف کو مکھڑے سے لگا لے آ جا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آ جا
نہیں خورشید کو ملتا تیرے سائے کا پتا
کہ بنا نورِ ازل سے ہے سراپا تیرا
اللہ اللہ ترے چاند سے مکھڑے کی ضیا
کون ہے ماہِ عرب کون ہے محبوبِ خدا
اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آ جا

ان تمام اشعار کے خالق "غیر مسلم" ہیں ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ کس عقیدت، دلسوزی اور لگن سے نعت کا حق ادا کیا گیا ہے کوئی ایسے جذبات نگاروں کو توہین رسالت کے زمرے میں داخل کرنے کی جسارت کر سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ اس دور کے علماء نے نہ صرف ان لوگوں کو محترم جانا بلکہ ان کے کلام بلاغت نظام پر انہیں داد بھی دی اور اپنے جلسوں اور اجتماعات میں اس کلام کو پڑھ کر ان جلسوں اور اجتماعات کی آب و تاب بھی بڑھائی اگر آج کل کے اجارہ داران اسلام کا دور ہوتا تو ان کا کلام زنہار محفوظ نہ رہ سکتا۔ اور توہین رسالت کا نعرہ لگا کر انہیں مع ان کے کلام کے ملیامیٹ کر دیا جاتا۔

اللہ اللہ کیا دانشور اور حکیم لوگ تھے پتھر اور گوہر کے شناسا

ایک اچھی بات

توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ [illegible] جینے والے کبھی [illegible] نہیں ہوتے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ایسے ہو تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے۔ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ بھی نہیں وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان کے یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے اس نے تو اپنا مقصد و مطلوب اور معبود صرف خواہشات نفسانی اور لذائذ حیوانی ہی کو بنایا ہوا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔ بس حصر کر دیا ہے کہ صرف عبادت الٰہی مقصد ہونا چاہئے اور صرف اسی کے لئے یہ سارا کارخانہ بنایا گیا ہے۔ بخلاف اس کے اور ہی اور ارادے اور اور ہی اور خواہشات۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ سردار بیگم صاحبہ وصیت نمبر 12490 زوجہ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب نے 1949ء میں ساکن چک نمبر 346 ڈاکخانہ دنیاپور تحصیل لودھراں ضلع ملتان سے وصیت کرائی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہ رہا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت الاول کی سیرت کا ایک پہلو

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد تاریخ احمدیت کے حصہ چہارم میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے نظیر اطاعت اور فدائیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الاول کی سیرت کا تیسرا خاص اور امتیازی پہلو اسی بات کو بیان کرتے ہیں۔ چند مثالیں جو دی گئی ہیں ان میں پہلی مثال حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ کا چشم دید واقعہ ہے جو یوں بیان کیا گیا ہے۔

ایک دفعہ جب ہمارا چھوٹا بھائی مبارک احمد بیمار تھا... اور اس کی طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو غالباً حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے میرے ہاتھ ہی حضرت امام جماعت الاول کو بلا بھیجا۔ اس وقت مبارک احمد کی چارپائی بانی سلسلہ احمدیہ کے مکان کے صحن میں بچھی ہوئی تھی۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس چارپائی پر تشریف رکھتے تھے۔ حضرت امام جماعت الاول تشریف لائے۔ مبارک احمد کو دیکھا اور پھر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ بات کرنے کے لئے ایک سیکنڈ کی جھجک اور تامل کے بغیر چارپائی کے ساتھ صحن میں ہی ننگی زمین یعنی فرش خاک پر بیٹھ گئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے شفقت سے فرمایا مولوی صاحب چارئی پر بیٹھیں۔ اس وقت بس یہی ایک چارپائی تھی۔ جس پر مبارک لیٹا ہوا تھا۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت امام جماعت الاول سرک کر چارپائی کے قریب ہو گئے اور ایک ہاتھ چارپائی کے کنارے پر رکھ کر بدستور فرش پر بیٹھے بیٹھے عرض کیا۔ حضرت میں ٹھیک بیٹھا ہوں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پھر محبت کے ساتھ فرمایا۔ اور اس دفعہ غالباً حضرت امام جماعت الاول کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا کر فرمایا۔ مولوی صاحب یہاں میرے ساتھ چارپائی پر بیٹھیں۔ حضرت امام جماعت الاول ناچار اٹھے اور چارپائی کے ایک کنارے پر اس طرح جھک کر بیٹھ گئے کہ بس شائد چارپائی کے ساتھ آپ کا جسم چھوتا ہی ہو گا۔

اسی طرح ایک اور مثال بیان کی گئی ہے۔ لکھا ہے۔ حکیم محمد صدیق صاحب آف گھوگھیاٹ کا بیان ہے کہ آپ اپنی بیٹھک میں تشریف فرما تھے کہ کسی نے پیغام دیا کہ حضور یاد فرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہی فوراً اٹھ کر چل دئے۔ پگڑی گھسٹتی جاتی تھی اور آپ اسے لپیٹتے جاتے تھے۔ قادیان سے ایک منٹ باہر جانا آپ موت سمجھتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص ہزار روپیہ روزانہ بھی مجھے دے تو میں حضرت صاحب کی صحبت چھوڑ کر قادیان سے باہر جانے کے لئے تیار نہیں۔ آپ احمدیوں کو بار بار مرکز میں آنے اور فیض اٹھانے کی تاکید کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا۔ میں حضرت صاحب کی صحبت اور قرب میں رہنے کو اس قدر عزیز سمجھتا ہوں کہ حضرت صاحب کے حکم کے بغیر ایک منٹ بھی آپ سے علیحدگی گوارا نہیں۔ اور اگر کوئی شخص ایک لاکھ روپیہ بھی ایک دن کی اجرت دے اور حضرت صاحب کی اجازت اور حکم کے بغیر مجھے حضرت صاحب سے جدا کرنا چاہے تو میں اس لاکھ روپیہ پر ہزار دفعہ حضرت صاحب (کی خدمت میں) ایک منٹ کی صحبت و قرب کو ترجیح دوں گا۔

ایک دفعہ بٹالہ کے ایک ہندو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اجازت سے آپ کو اپنی بیمار بیوی کو دکھانے کے لئے بٹالہ لائے۔ حضرت نے آپ کو اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ امید ہے آپ آج ہی واپس آجائیں گے۔ یکہ پر قادیان سے شام تک بٹالہ پہنچے۔ اور مریضہ کے لئے غذا اور دوا تجویز کر کے واپسی کے لئے بہت زور دے کر یکہ کا انتظام کرایا۔ کچھ راستہ آپ نے یکہ پر طے کیا مگر ان دنوں راستوں میں ہر طرف پانی اور کیچڑ تھا۔ گھوڑا رک رک جاتا۔ آخر آپ پیدل ننگے پاؤں چل دئے۔ راستہ میں آپ کے پاؤں کانٹوں سے زخمی ہو گئے مگر آپ اسی عالم میں برابر چلتے رہے۔ اور آدھی رات کے قریب قادیان پہنچ گئے۔ فجر آپ ہی نے کرائی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی آپ کے پیچھے (عبادت) کی۔ آپ نے عرض کیا کہ میں رات کو بخیریت پہنچ گیا تھا۔ لیکن کسی قسم کی تکلیف کی طرف مطلق اشارہ نہ فرمایا۔

یہ باتیں دنیا دار خد ہی بنا لیتے ہیں کہ جھوٹ اور فریب کے بغیر گذارا نہیں۔ کوئی کہتا ہے فلاں شخص نے مقدمہ میں سچ بولا تھا اس لئے چار برس کو دھرا گیا۔ میں پھر کہوں گا کہ یہ سب خیالی باتیں ہیں جو عدم معرفت سے پیدا ہوتی ہیں۔

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

یہ نقص کے نتیجے ہیں۔ کمال ایسے ثمرات پیدا نہیں کرتا ایک شخص اگر موٹی سی کھدر کی چادر میں کوئی توپا بھرے تو اس سے وہ درزی نہیں بن جائے گا۔ اور یہ لازم نہ آئے گا کہ وہ اعلیٰ درجے کے ریشمی کپڑے بھی سی لے گا۔ اگر اس کو ایسے کپڑے دیئے جاویں تو نتیجہ یہی ہو گا کہ وہ انہیں برباد کر دے گا۔ پس ایسی نیکی جس میں گند ملا ہوا ہو وہ کسی کام کی نہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور اس کی قدر کچھ نہیں۔ لیکن یہ لوگ اس پر ناز کرتے ہیں اور اس کے ذریعے نجات چاہتے ہیں۔

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

عبادات

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب نے 1959ء کے جلسہ سالانہ پر مذکورہ بالا عنوان پر تقریر فرمائی جو نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے کتابی صورت میں شائع کی گئی۔

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایک لمبا عرصہ امیر جماعت راولپنڈی رہے۔ آپ اس خوش قسمت گروہ میں شامل تھے جو حضرت چوہدری ظفراللہ خاں صاحب کے زمانہ امارت میں احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہتے تھے اور اس وجہ سے انہیں نہ صرف حضرت چوہدری صاحب کی نگرانی و سرپرستی حاصل تھی بلکہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام الثانی جب لاہور تشریف لاتے تو بالعموم احمدیہ ہوسٹل میں ٹھہرتے اور طالب علموں کو حضرت صاحب کی زیارت وملاقات کے ساتھ ساتھ علمی اور روحانی فوائد حاصل کرنے اور جماعتی خدمات بجالانے کا موقع ملتا تھا۔

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب اپنی اس اہم و مفید تقریر کی تمہید میں فرماتے ہیں۔

میرے مضمون کے عنوان کو پڑھنے سے یہ امر واضح ہے کہ مضمون حضرت نبی کریم ﷺ کی عبادات تجویز نہیں ہوا بلکہ حضرت نبی کریم ﷺ اور عبادات ہے۔ اس طرح مضمون میں صرف یہی بات شامل نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی عبادات۔ ان کی کیفیت۔ ان کی قبولیت۔ ان کے نتائج کیا تھے بلکہ یہ امر بھی شامل ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے دیگر ادیان کی عبادات کیا تھیں اور آپ نے ان میں کیا اصلاحات فرمائیں اور عبادت کے مفہوم میں کیا وسعت پیدا کی اور کس طرح اس کو تکمیل تک پہنچایا اور پھر اس پر عمل فرما کر نسل انسان کے لئے کیا بہترین نمونہ قائم فرمایا اور اپنی عبادات کو کس طرح بہترین ثمرات کا موجب بنا دیا۔۔"

عبادت کے معنی اور مفہوم کے مفصل بیان کے بعد بطور خلاصہ آپ نے فرمایا "عبادت کے بیان کردہ جملہ معانی سے ظاہر ہے کہ اطاعت۔ خضوع۔ مذلت خدمت اور اپنے محبوب کی تجویز کردہ راہوں کی تمام شرائط کے ساتھ پابندی اور محبت کے لحاظ سے محبوب کی یکتائی کو تسلیم کرنا عبادت کے مختلف طریق اور ارکان ہیں جو بخاری کی حدیث کے مطابق قولی اور فعلی اور اعتقادی لحاظ سے ستر سے زائد قسم کی ہیں"

آنحضرت ﷺ کی عبادات کی کیفیت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"احباب غور فرمائیں کہ حضور ﷺ کی نمازوں اور سارے ذکر و فکر میں ایک چیز نمایاں تر اور سرفہرست نظر آتی ہے اور وہ خدا سے محبت کی بناء پر تعلق ہے۔ بیم و رجاء کی ایک کیفیت ہے جو قلوب میں خود خدا تعالیٰ کی ذات سے کسی چھوٹے مقصد کے لئے پیدا نہیں ہوئی۔ صرف اور صرف ایک چیز ہی اپنے مولیٰ سے طلب کی گئی ہے اور وہ اس کی محبت ہے۔ یہ محبت قلب میں محبوب کی ناراضگی کا خوف اور اس کی خوشنودی کی امید ہر وقت پیدا کرتی رہتی ہے۔ شدت محبت عجیب عجیب قسم کے خوف دل میں پیدا کر رہی ہے لیکن وہ خوف اتنے پیار سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں کہ اس پیار کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ محبوبان الٰہی نہ جنت کی خواہش کرتے ہیں نہ دوزخ سے ڈرتے ہیں۔ ان کے لئے جنت یہی ہے کہ یار آشنا ملے اور دوزخ اس کی جدائی کا نام ہے... جب تک دل میں وہ آگ اس شدت سے نہیں جلتی کہ وہ نفس کی ساری کجیاں مٹا ڈالے اور اسے سیدھا کر دے... اس وقت تک وہ فحشاء اور منکر اور بغی سے بچا نہیں سکتی اور جب وہ... واقع میں محبت کی آگ کی بھٹی بن جاتی ہے تو وہ آسمانی قلب کو آسمان پر لے اڑتی ہے۔ دل میں ایک اضطراب پیدا کرتی ہے... غرض رسول پاک ﷺ کی نماز اور حضورؐ کا ذکر وہ براق تھی جو حضورؐ کو قدسی کے مقام پر لے اڑی۔ اس براق کے پر عشق کے تھے یہ وہ مقام تھا جہاں جبریل کے بھی پر جلتے تھے۔"

عبادت۔ جو انسانی مقصد کے حصول کا ایک بنیادی ذریعہ ہے۔ کے متعلق یہ کتابچہ بہت ہی مفید و دلچسپ مواد پر مشتمل ہے بعض ذیلی عنوانات جن کے متعلق اس خطاب میں وضاحت موجود ہے درج ذیل ہیں۔

اسلام کی آمد سے پہلے عبادات کا تصور۔ عبادت کا مفہوم۔ عبادت کی آخری منزل۔ انسان کی خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی منزل کتنی دور ہے؟ عبادت کے متعلق تین تنقیحات انسان کی صلاحیتوں کے متعلق مذاہب کا تصور۔ محبت کا جذبہ انسان کی فطرت میں ہے محبت الٰہی کی آگ گناہوں کے خس و خاشاک کو جلاتی ہے۔ خدا کی عبادت اور اس سے محبت کے محرکات۔ دنیا حسن و احسان کے مظاہر سے پر ہے۔ فقر خود اختیاری کے موجبات اور اس طرح کے متعدد اور مفید عنوانات۔

تدابیر اور دعا کا تعلق

تدابیر کا دعا کے ساتھ ساتھ ہونا ازحد ضروری ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرمایا کرتے تھے ایسے شخص کی دعا اس کے منہ پر ماری جاتی ہے۔ کیونکہ دعا کے ساتھ تدابیر کا اختیار نہ کرنا خدا کا قانون توڑنا اور اللہ تعالیٰ کا امتحان لینا ہے اور خدا تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ بندے اس کا امتحان لیں۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد جی احمدی

الفرقان دسمبر 1964ء

صحتِ جسمانی کے اصول

مجلس انصار اللہ کوئٹہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ 30-8-64 میں جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ قیمتی مقالہ پڑھا تھا جسے دلی شکریہ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر الفرقان

جسمانی صحت خداوند تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہے۔ روحانی ترقی بھی جسمانی صحت کے بغیر ممکن نہیں اس لئے صحت جسمانی کے اصولوں پر ہمارا کاربند ہونا بہت ضروری ہے۔ صحت جسمانی کے اصولوں میں سب سے پہلے میں صفائی کو لیتا ہوں۔

صفائی انگریزی کا مقولہ ہے کہ صفائی خدائی سے دوسرے درجہ پر ہے۔ یہ مقولہ بہت حد تک درست معلوم ہوتا ہے دین حق نے بھی صفائی پر بہت زور دیا ہے۔ دن میں پانچ دفعہ وضو کرنا' بدن کی صفائی اور طہارت' دانتوں کا صاف کرنا' نہانا' بالوں کی صفائی' ناخن کاٹنا' ان سب باتوں کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

ہاتھوں کی صفائی سب سے پہلے نمبر پر ہے کھانا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو صاف پانی سے ضرور دھو لینا چاہئے۔ اگر صابن میسر آجائے تو اور بھی بہتر ہے اس طرح سے مضر صحت جراثیم اور آلودگی سے ہاتھ صاف ہو جاتے ہیں۔ اور کھانا گندہ نہیں ہوتا۔ بیماریوں کے جراثیم بہت باریک ہوتے ہیں۔ اور خوردبین کے بغیر نظر نہیں آتے۔ اس لئے بظاہر صاف ہاتھوں کو بھی کھانے سے پہلے دھو لینا چاہئے۔ ناخن ہمیشہ کٹے ہوئے ہونے چاہئیں ورنہ ان میں جراثیم پھنسے رہتے ہیں۔ اور کھانے کے ساتھ ہمارے معدہ میں جا کر بیماریاں پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ حاجت سے فارغ ہونے کے بعد بھی ہاتھوں کی اچھی طرح سے صفائی بہت ضروری ہے۔ ہاتھ صابن سے دھو کر ضرور صاف کئے جائیں۔ کیونکہ خالی پانی سے پوری صفائی بہت مشکل ہے۔ اس طرح سے انسان معدہ کی بیماریوں مثلاً پیچش' جلاب' اور پیٹ کے کیڑوں سے بچا رہتا ہے۔ کیونکہ یہ بیماریاں بول و براز سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔

آنکھ کی صفائی آنکھوں کو دن میں کئی دفعہ خاص طور پر سونے کے بعد ٹھنڈے اور صاف پانی سے مل مل کر دھونا چاہئے۔ اور منہ دھونے کے بعد صاف تولیہ سے خشک کرنا چاہئے۔ ہر شخص کا اپنا تولیہ الگ ہو۔ ورنہ ایک شخص کی آنکھوں کی بیماریاں دوسروں کو لگنے کا ڈر رہتا ہے۔ تولیہ ہمیشہ صاف اور دھلا ہوا ہونا چاہئے۔ اس طرح سے آنکھوں کی بیشتر بیماریوں مثلاً آنکھیں دکھنا اور ککروں سے نجات مل جاتی ہے۔ آنکھوں کو مٹی' گرد و غبار اور تیز روشنی سے بھی بچانا ضروری ہے۔ اگر نگاہ کمزور ہو تو عینک لگانا چاہئے۔ کمزوری نظر کے لئے مکھن' گھی اور مچھلی کا تیل استعمال کرنا بہت مفید ہے۔

دانتوں کی صفائی دانتوں کو مسواک یا برش سے دن میں ایک دو دفعہ صاف کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس طرح سے دانت اور مسوڑھے مضبوط رہتے ہیں۔ مسواک کیکر یا نیم یا جنڈ کی ہونی چاہئے۔ تازہ درخت کی مسواک نرم اور اچھی رہتی ہے۔ برش نرم اور اچھے بالوں کا ہو۔ اس کو ٹوتھ پیسٹ لگا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ برش استعمال کے بعد پانی سے اچھی طرح صاف کر کے خشک کر لینا چاہئے۔ اور ہر شخص کو اپنا ہی برش استعمال کرنا چاہئے۔ دانتوں کا منجن بھی مفید چیز ہے۔ کھانے کے بعد دانتوں میں خلال کیا جائے تو بہت اچھا ہے تاکہ دانتوں سے خوراک کے چھوٹے چھوٹے ذرات نکل جائیں۔ ورنہ یہ گل سڑ کر دانتوں کو خراب کر دیتے ہیں۔ کھانے کے بعد کلی کرنا بھی اسی لئے ضروری ہے۔ اگر دانت خراب ہو جائیں تو جسم بہت سی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے کھانے کے بعد تازہ پھلوں کا استعمال دانتوں کی مضبوطی اور صحت کے لئے بہت ضروری ہے پان کے استعمال سے دانت اور مسوڑھے خراب ہو جاتے ہیں اس کے زیادہ استعمال سے بچنا چاہئے۔

بدن کی صفائی پسینہ آنے سے جسم کے مضر صحت اجزا پسینہ کی شکل میں خون سے خارج ہوتے رہتے ہیں۔ جس طرح سے جسم کے مضر صحت مواد پیشاب کے ذریعہ جسم سے خارج ہوتے ہیں۔ اسی طرح پسینہ کے ذریعہ بھی خارج ہوتے ہیں۔ جس طرح پیشاب کے بعد طہارت لازمی ہے۔ اسی طرح جسم کو پسینہ سے صاف کرنے کے لئے نہانے اور کپڑے دھونے کی بھی ضرورت ہے۔ نہانے کے بعد بالوں میں تیل لگانا اور کنگھی کرنا بھی ضروری ہے۔ نہانے سے اور نہانے کے بعد جسم کو تولیہ سے رگڑنے سے جلد کے مسام کھل جاتے ہیں۔ جن سے انسان جلد کی بہت سی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔

صفائی کے بعد میں ورزش جسمانی کو لیتا ہوں۔ ورزش صحت کے لئے بہت ضروری چیز ہے صبح کے وقت کھلی ہوا میں ورزش کی جائے تو صحت کے لئے بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ورزش سے دوران خون تیز ہو جاتا ہے اور خونِ جسم کے سب حصوں میں تیزی سے دوڑنے لگتا ہے۔ سانس زور زور سے آنے لگتا ہے پھیپھڑے اپنے اندر زیادہ تازہ ہوا کھینچ کر خون کو صاف کرتے ہیں۔ ورزش سے پسینہ بھی آتا ہے جس سے جلد کے تمام مسام کھل جاتے ہیں اور جسم کے فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ بچوں اور نوجوانوں کے لئے صبح اور شام ورزش بہت ضروری ہے۔ ورزش سے رگ اور پٹھے مضبوط ہوتے ہیں اور جسم سڈول ہو جاتا ہے۔ صبح کی تازہ ہوا میں اوزون ہوتی ہے جو صحت کے لئے بہت مفید ہے۔

لباس لباس سادہ' صاف ستھرا' اور موسم کے مطابق ہونا چاہئے۔ زیادہ تنگ اور گھٹا ہوا لباس صحت کے لئے اور دوران خون کے لئے مضر ہے اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ گرمیوں کے دنوں میں ٹھنڈے کپڑوں کو ہفتہ میں دو دفعہ دھونا ضروری ہے کیونکہ پسینہ آنے کی وجہ سے کپڑے جلدی خراب ہو جاتے ہیں۔ سردیوں میں گرم اور اونی کپڑے موسم کے مطابق پہننے چاہئیں۔

خوراک خوراک سادہ اور متوازن ہونی چاہئے زیادہ مرغن کھانوں اور میدہ سے بنی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ موٹے اور بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی صحت کے لئے بہت اچھی ہے اناج کے دانوں کے چھلکوں میں قدرت نے بہت طاقتور اجزاء جنہیں وٹامنز یا حیاتین کہتے ہیں رکھ چھوڑی ہیں اسی طرح سے فولاد اور پروٹینز بھی چھلکوں میں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ اس لئے آٹے میں سے چھان الگ نہ کیا جائے ورنہ روٹی طاقت کے لحاظ سے ناقص ہو جائے گی۔

اسی طرح سے چاول کے باہر کے سرخ حصہ میں طاقتور وٹامنز اور پروٹینز ہوتی ہیں جو کہ چاولوں کو مشین میں چھڑتے اور پالش کرتے وقت ضائع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے چاول جتنا زیادہ نفیس اور پالش شدہ ہوگا اتنا ہی طاقت میں کمزور ہوگا۔ چاول ویسے بھی گندم کے مقابلہ میں ادنیٰ خوراک ہے اس لئے چاول کا زیادہ استعمال بھی صحت کے لئے مضر ہے۔

چکنائی بھی خوراک کا ایک اہم جزو ہے۔ سب سے بہتر چکنائی تازہ مکھن ہے۔ گھی اور مچھلی کے جگر کا تیل دوسرے نمبر پر آتے ہیں۔ اس کے بعد چربی' بناسپتی گھی' عام تیل یعنی ویجی ٹیبل آئل آتے ہیں۔ انہیں زیادہ دیر تک پکانے اور گرم کرنے سے ان میں سے وٹامنز ضائع ہو جاتی ہیں اس لئے پراٹھا وغیرہ مفید غذا نہیں ہے۔ اور مرغن غذائیں بھی زیادہ مقدار میں استعمال کی جائیں۔ تو صحت کے لئے مضر صحت ثابت ہوتی ہیں۔

پروٹینز یا لحمیات میں سے گوشت' انڈا مرغی اور مچھلی بہت مفید غذا ہیں اس سے دوسرے نمبر پر دالیں اور سبزیاں وغیرہ آتی ہیں۔

نمک جسم کا ایک ضروری جزو ہے۔ گرمیوں کے دنوں میں نمک زیادہ استعمال کرنا چاہئے۔ کیونکہ پسینہ میں نمک کافی مقدار میں خارج ہو جاتا ہے۔ اس لئے بہت سخت گرمی کے دنوں میں نمک پانی میں گھول کر پینا ہیٹ سٹروک اور سن سٹروک سے بچائے رکھتا ہے۔ سخت گرمی کے ایام میں روزہ اگر صرف ٹھنڈے شربت سے کھولا جائے تو پیاس ختم نہیں ہوتی۔ لیکن اگر ٹھنڈے پانی میں نمک ملا کر اور تھوڑا لیموں ڈال کر پیا جائے تو پیاس فوراً ختم ہو جاتی ہے۔

صاف اور ٹھنڈا پانی صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔ گرمی کے دنوں میں ٹھنڈا پانی بافراغت استعمال کرنا چاہئے۔ جسے صاف اور شفاف پانی میسر آگیا اس کی صحت بہت اچھی رہتی ہے۔ گندے اور آلودہ پانی سے بہت سے امراض لاحق ہو جاتے ہیں خاص طور پر معدے اور آنتوں کی بیماریاں پیچھا نہیں چھوڑتیں۔

پھل اور تازہ سبزیاں صحت کے لئے اتنی ہی ضروری ہیں جتنی دوسری خوراک۔ ان میں بھی بہت سی حیاتین پائی جاتی ہیں۔ اور بہت سے نمک ملتے ہیں جن کے بغیر صحت قائم نہیں رہ سکتی۔ سبزیاں تازہ اور پکی ہوئی ہوں۔ یہ ابال کر بھی استعمال کی جاتی ہیں اور کچی بھی۔ کچی سبزیاں صاف پانی سے خوب دھو کر استعمال کرنی چاہئیں ورنہ آنتوں کے کیڑے اور معدے کی دوسری بیماریاں لاحق ہونے کا ڈر رہتا ہے۔ تازہ پھل خدا کی نعمت ہیں ان کا جتنا زیادہ استعمال ہو اتنا ہی صحت کے لئے اچھا ہے مگر پھل نہ زیادہ پکے ہوئے ہوں اور نہ کچے اور کھانے سے پہلے صاف پانی سے خوب دھو لینے چاہئیں بازاروں میں پھلوں پر مکھیاں عام طور پر بیٹھی رہتی ہیں اور انہیں غلاظت لگاتی رہتی ہیں اس لئے انہیں بغیر دھوئے اور صاف کئے کے کھانا فائدہ کی بجائے الٹا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

یہ بہت ضروری ہے کہ جس کھانے پر مکھیاں بیٹھ گئی ہوں اس کے کھانے سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ مکھیاں بہت سی بیماریوں مثلاً ہیضہ' پیچش' [illegible] محرقہ' پیٹ اور آنتوں کے کیڑوں کو پھیلانے کا باعث بنتی ہیں۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے بازاری مٹھائیاں اور دوسرے ایسے کھانوں سے مکمل طور پر پرہیز کیا جائے۔ جن پر مکھیاں بیٹھتی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ انسان اگر بازاری کھانا کھائے۔ تو اس کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ اور اگر وہ گھر کی سادہ خوراک کھائے تو صحت اچھی ہو جاتی ہے کیونکہ گھر میں جو برتنوں کی صفائی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید اور مالی قربانیاں

مالی قربانی کے سلسلہ میں بھی حضرت امام الثانی کا ذاتی نمونہ انتہائی قابل رشک اور بے مثال ہے۔ آپ نے ذاتی طور پر اس ایک مد میں 1934ء یعنی تحریک کے آغاز سے 1965ء اپنی زندگی کے آخری سال تک 254468 روپے چندہ ادا کیا۔ اس کے علاوہ ایک نہایت قیمتی ذاتی جائیداد ملکیتی 152700 روپے بطور عطیہ عنایت فرمائی (جس کی موجودہ قیمت کئی گنا زیادہ ہو چکی ہو گی) گویا مجموعی طور پر ان سالوں میں آپ نے چار لاکھ سات ہزار ایک سو اڑسٹھ روپے چندہ ادا فرمایا۔ آپ کے بچوں اور خاندان کے دوسرے افراد کے چندے اس کے علاوہ ہیں) ذاتی قربانی کی اس شاندار مثال کی عظمت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب کا اپنی زندگی میں آخری وعدہ 12500 روپے تھا اور یہ چندہ حضرت صاحب کی وفات کے بعد بھی آپ کی طرف سے باقاعدہ بغیر کسی وقفہ اور تعطل کے ادا ہو رہا ہے جو یقیناً ایک نہایت کار آمد صدقہ جاریہ کے طور پر آپ کے درجات کی بلندی اور رفعت و قرب کا باعث بن رہا ہو گا۔ اور اس طرح آپ کی وہ مقدس خواہش بھی بطریق احسن پوری ہو رہی ہے کہ (دعوت الی اللہ) کا جو بھی کام ہو اس میں آپ کا حصہ ہو اور وہ آپ کے ہاتھوں سے انجام پائے۔

تحریک جدید کا ایک نمایاں اور اہم مطالبہ مالی قربانی کا تھا اس پہلو میں جماعت کی قربانیوں نے دنیا کو انگشت بدنداں کر دیا۔ حضرت صاحب نے ساڑھے ستائیس ہزار کا مطالبہ کیا تھا جو اس وقت ایک بہت بڑی رقم سمجھی جاتی تھی۔ (یاد رہے کہ یہ 1934ء کی بات ہے جب گندم دو روپے من بلکہ اس سے بھی سستی تھی) مگر جماعت نے اپنا پیٹ کاٹ کاٹ کر اپنی انتہائی ضروری حاجات کو ملتوی کر کے۔ اپنے گھر کا اثاثہ بیچ کر۔ قرض لے کر۔ غرض جس طرح بھی ممکن ہوا حضرت صاحب کی خدمت میں قریباً ایک لاکھ روپے گویا مطالبہ سے تین گنا سے بھی زیادہ پیش کر دیا۔

ہمارے موجودہ امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس زمانہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے اور تحریک جدید کی مالی فتوحات اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی برکات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مخصوص پیارے انداز میں فرمایا۔

"... اگر کسی دعویدار کو ایسے لوگ نصیب ہو جائیں جن کے خرچ کی ایسی ادائیں ہوں۔ جن کی یہ خصلتیں ہوں جن کے ساتھ خدا کا یہ سلوک ہو کہ ان کے اعمال بھی ساتھ ہی سدھر رہے ہوں اور ان کے اموال بھی کم نہ ہو رہے ہوں بلکہ بڑھ رہے ہوں۔ اس دنیا میں بھی ان کو پہلے سے بڑھ کر عطا ہو رہا ہو۔ ایسے لوگ دکھاؤ کہ غیروں میں بھی کہیں ملتے ہیں... یہ ایک (-) عظیم الشان امتیازی شان ہے کہ (-) ایسے انصار عطا کئے جاتے ہیں جو ہر لحاظ سے باقی انسانوں سے ممتاز ہوتے ہیں (-)... ہر پہلو سے یہ مضمون خدا کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کے اوپر پورا اترتا ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے جانتے ہیں۔ ان کی اولادیں جانتی ہیں۔ ان کی اولاد در اولاد جانتی ہے کہ جن لوگوں نے بھی خدا کی خاطر کچھ خرچ کیا تھا خدا تعالیٰ نے انہیں بڑھ چڑھ کر عطا کرنے میں کوئی نسبت ہی نہیں چھوڑی (-)

تحریک جدید کی جو تحریک حضرت امام جماعت الثانی نے 1934ء میں فرمائی تھی اس کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک ہو رہا ہے۔ ایک اور رنگ میں اللہ تعالیٰ کا سلوک اضعافاً مضاعفہ ہوا کرتا ہے... تحریک جدید نے جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کیا ہر آئندہ سال اسے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ نے پھر عطا کر دیا اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر مسلسل آگے کی طرف بڑھ رہا ہے... جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریک جدید کے چندے کے بچے ہیں اگر ان غریب قادیان والوں نے اور ہندوستان کی جماعتوں نے بکریاں بیچ بیچ کر اور کپڑے بیچ بیچ کر اور مہینوں روپیہ روپیہ دو دو روپے اکٹھے کر کے تحریک جدید کے چندے نہ دیئے ہوتے تو آج کروڑوں تک بجٹ نہیں پہنچ سکتا تھا... جتنے چندے آپ کو اس وقت یورپ اور امریکہ اور افریقہ اور دیگر جماعتوں میں نظر آ رہے ہیں یہ سارے تحریک جدید کے ان چندوں کی برکتیں ہیں جو آغاز میں دیئے گئے تھے اور بڑی خاص دعاؤں کے ساتھ دیئے گئے تھے۔ ان چندوں میں حضرت (بانی سلسلہ کے رفقاء) شامل تھے۔ اول درجہ کے تابعین شامل تھے۔... اس وقت تقویٰ اور نیکی کا عجیب ماحول تھا جس رنگ میں وہاں چندے دیئے جاتے تھے وہ ایک ایسا منظر ہے کہ شاذ و نادر ہی تاریخ میں ایسے مناظر آیا کرتے ہیں۔ کئی کئی مہینوں کی تنخواہیں انجمن کے غریب کارکن دیا کرتے تھے۔ آج بھی یہ مناظر ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور احمدیت کی برکت سے بڑے حسین نقوش ظاہر ہو رہے ہیں' لیکن ان کا آغاز قادیان سے ہوا ہے... اور تحریک جدید نے اس مالی قربانی کی رغبت پیدا کرنے میں جو کردار ادا کیا ہے اسے ہم کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ 25۔ اکتوبر 1985ء)

بقیہ صفحہ 5

کا خیال رکھا جاتا ہے۔ بازار اور ہوٹلوں میں اتنی صفائی نہیں رکھی جاسکتی۔

مٹھائی کا استعمال بہت کم ہونا چاہئے کیونکہ اس کے زیادہ استعمال سے صحت خراب ہو جاتی ہے بازاری مٹھائی مکھیوں کے حملوں سے بہت کم بچائی جاتی ہے۔ اس لئے اگر مٹھائی کھانے کو دل کرے تو گھر میں صاف اور ستھری بنوا کر کھائی جائے۔

دودھ ایک قدرتی غذا ہے اور بچوں اور نوجوانوں کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس کے استعمال سے بچوں کی ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ دودھ تازہ اور ابال کر استعمال کرنا چاہئے۔

نشہ آور چیزیں سگریٹ تمباکو اور حقہ سراسر نقصان دہ چیزیں ہیں۔ ان سے بچنا چاہئے۔ پان اور نسوار بھی دانتوں اور مسوڑھوں کو خراب کرتے ہیں۔ ان کا باقاعدہ استعمال بھی نقصان دہ ہے۔

آرام اور نیند آرام اور نیند بھی صحت کے لئے اتنی ہی ضروری ہے جتنا کام۔ انگریزی کا مقولہ ہے کہ جلدی سونے اور جلدی اٹھنے سے انسان صحت مند' امیر اور عقل مند بن جاتا ہے۔ یہ مقولہ بھی بالکل درست ہے دین حق نے بھی جلدی سونے اور علی الصبح بیدار ہونے پر زور دیا ہے۔ اس سے انسان سارا دن اپنے آپ کو ہشاش بشاش اور توانا محسوس کرتا ہے۔ جو دیر سے ہوتے ہیں اور دیر سے اٹھتے ہیں وہ سارا دن جمائیاں لیتے رہتے ہیں۔ سردرد کی شکایت کرتے ہیں۔ اور پژمردہ سے نظر آتے ہیں نوجوانوں کے لئے 8 گھنٹے نیند کافی ہوتی ہے بچوں کے لئے زیادہ اور بوڑھوں کے لئے کم کی ضرورت ہے۔

آخر میں عرض ہے کہ بیکاری سب سے بڑی بیماری ہے۔ انسان کو کبھی بیکار نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ سارا دن پورے انہماک اور کوشش سے اپنے کام میں صرف کرنا چاہئے۔ کاہلی اور سستی سے طرح طرح کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ اور عمر کم ہو جاتی ہے جو لوگ پوری محنت اور مشغولیت میں دن صرف کرتے ہیں۔ ان کی صحت اچھی رہتی ہے۔ اور لمبی عمر پاتے ہیں۔

اپنے بھائیوں کے قصور معاف کرو

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

اگر کوئی شخص لوگوں کے قصور معاف نہیں کرتا اور ہر غلطی پر گرفت کرتا ہے تو اس کا کیا حق ہے کہ خدا تعالیٰ سے عفو کی امید رکھے۔ کیا خدا تعالیٰ اس سے نہ پوچھے گا کہ تم نے میرے بندوں کو چھوٹے چھوٹے قصور معاف نہ کئے تو میں تمہارے بڑے بڑے گناہ کیوں معاف کروں۔ مگر وہ جو اپنے بھائیوں کے قصور معاف کرتا ہے جب خدا تعالیٰ کہے گا تم نے انسان ہو کر انسانوں کے قصور معاف کئے پھر میں خدا ہو کر کیوں تمہارے قصور معاف نہ کروں۔

پس اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہارے قصور معاف کرے تو تمہارا بھی فرض ہے کہ لوگوں کے قصور معاف کرو اگر اس نصیحت کو ہماری جماعت کے سب لوگ مان لیں تو تمام فتنے دور ہو سکتے ہیں۔

قرارداد تعزیت

○ جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ کے ضلعی اجلاس منعقدہ 5۔ جولائی 1996ء کو مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔

ضلع مظفر گڑھ کی سب سے بڑی جماعت علی پور کے امیر مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب 14۔ جون 1996ء کو انتقال کر گئے۔

ان کی عمر 90 سال سے اوپر تھی انہیں ایک لمبا عرصہ علی پور کی جماعت میں خدمت کی توفیق ملی وہ تقسیم ملک کے بعد قادیان سے ہجرت کر کے علی پور میں مقیم ہوئے تھے اور یہیں انہوں نے اپنے خاندان اور اولاد کو آباد کیا۔ طویل العمری کی وجہ سے عرصہ سے ان کی صحت کمزور تھی 1995ء کے انتخاب میں انہیں علی پور کا امیر منتخب کیا گیا اور وہ ایک سال تک خدمت کی توفیق پاتے رہے اس سے پہلے بھی ایک لمبا عرصہ وہ علی پور کے امیر رہ چکے تھے اور علی پور جماعت کی تعلیم و تربیت میں ان کا مقدور بھر حصہ ہے۔

چوہدری عبدالعزیز صاحب نے اپنے پیچھے دو بیویاں بیٹا اور بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ضلعی مجلس عاملہ اور صدران جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ موصوف کی وفات پر گہرے غم اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت میں جگہ دے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو اختیار کرنے والا بنائے۔

اراکین ضلعی عاملہ و صدران جماعت ہائے احمدیہ

ضلع مظفر گڑھ محمود مجیب اصغر (امیر ضلع مظفر گڑھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

7-20 (شام) لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

7-30 تلاوت کلام الٰہی۔ اردو ترجمہ۔ اردو نظم

8-00 (رات) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا افتتاحی خطاب دعا

12-00 (رات) اردو مجلس سوال وجواب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

ہفتہ 27۔ جولائی 1996ء

2-00 (دوپہر) تلاوت۔ اردو ترجمہ۔ اردو نظم

2-15 تقریر بر موضوع کلام الٰہی۔ از سلیم احمد ملک صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ۔ یوکے

2-40 سیرۃ حضرت بانی سلسلہ "تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں" از مولانا عطاء المجیب صاحب راشد۔ امام بیت الفضل لندن

3-10 تربیت اولاد کے سنہری اصول۔ از آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت یوکے

3-40 نظم

3-45 جلسہ مستورات سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب

وقفہ

8-00 (رات) تلاوت۔ اردو ترجمہ۔ اردو نظم

8-20 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار 28- جولائی 1996ء

2-00 (دوپہر) تلاوت۔ اردو ترجمہ۔ اردو نظم

2-15 سیرۃ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ بچوں اور اہل خانہ سے حسن سلوک از مکرم زاہد خان۔ صدر جماعت بلنگھم

2-40 دعوت الی اللہ کی اہمیت اور موجودہ وقت میں اس کی ضرورت از مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب۔ صدر مجلس انصار اللہ یوکے۔

3-10 معزز مہمانوں کی مختصر تقاریر

3-30 (سہ پہر) عالمی مجلس سوال وجواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

5-00 عالمی بیعت

وقفہ

8-00 (رات) تلاوت۔ اردو ترجمہ۔ اردو نظم

8-20 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب

دعا

معلوماتی دورہ واقفین نو

رحمت شرقی (ب)

○ مورخہ 19- اپریل 96ء کو صبح 8 بجے بذریعہ ویگن رحمت شرقی (ب) کے واقفین نو کا ایک وفد احمد آباد سانگرہ پہنچا۔ مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو (سانگرہ) نے اس وفد کا استقبال کیا۔ دیہاتی رواج کے مطابق بچوں کی میٹھی لسی سے تواضع کی گئی۔

بچوں کو دیہاتی ماحول کا تعارف کروانے کے بعد احمد آباد سانگرہ کے واقفین نو بچوں کے ساتھ ورزشی اور علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں رسہ کشی' چھلانگ اور دوڑوں کے مقابلے کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات میں سانگرہ کے بچوں نے میدان مار لیا جبکہ علمی مقابلہ جات میں رحمت شرقی (ب) کے واقفین سبقت لے گئے۔

اختتامی تقریب میں مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (مربی سلسلہ) نمائندہ وکالت وقف نو نے نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے واقفین میں انعامات تقسیم کئے اور بچوں کے والدین کو ان کی بہتر رنگ میں تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں نصائح کیں۔

قریباً ساڑھے چار بجے سہ پہر یہ وفد بخیریت ربوہ واپس پہنچ گیا۔

وکالت مکرم عبدالرشید صاحب تبسم سیکرٹری وقف نو رحمت شرقی (ب) اور مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو (احمد آباد سانگرہ) اور ان کی اہلیہ اور صدر صاحبہ لجنہ (احمد آباد سانگرہ) کی اس وفد کے انتظامات کے سلسلہ میں بھرپور تعاون پر ان کی مشکور ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔

(وکالت وقف نو)

سالانہ ریلی واقفین نو

(دارالیمن وسطی) ربوہ

○ مورخہ 7 اور 8 جون 1996ء کو محلہ دارالیمن وسطی کے واقفین نو کی علمی اور ورزشی ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ اسی طرح 96-6-10 تا 96-6-24 ایک تربیتی کلاس بھی لگائی گئی۔

مورخہ 25۔ جون کو تقسیم انعامات واسناد کی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو تھے۔

صبح آٹھ بجے تقریب کا آغاز ایک بچی یاسمین کی تلاوت کلام الٰہی سے ہوا۔ بعدہ دو بچیوں ملیحہ صباح اور ھبتہ الاسلام نے نظم پیش کی۔ عزیز وقاص محمود اور عزیز منظور احمد نے بالترتیب اردو اور سپینش زبان میں تقریریں کیں اس کے بعد ورزشی اور علمی مقابلہ جات نیز تربیتی کلاس میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے واقفین میں محترم میر قمر سلیمان صاحب نے انعامات اور سندات خوشنودی تقسیم کیں۔

آخر میں محترم قمر سلیمان صاحب نے بچوں اور ان کے والدین سے خطاب کرتے ہوئے والدین کو بہتر رنگ میں بچوں کی تربیت کرنے کے سلسلہ میں نہایت موثر رنگ میں نصائح فرمائیں۔

دعا پر تقریب اختتام پذیر ہوئی جو مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے کروائی۔ اس پروگرام کے انتظامات اور کامیاب بنانے کے لئے مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب سیکرٹری وقف نو (یمن بلاک) نے بہت محنت اور لگن سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔

غلام مصطفیٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

اٹلانٹا اولمپکس کئی اعتبار سے تاریخی حیثیت کی حامل ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی نے جتنے ممالک کو شرکت کی دعوت دی وہ سب یعنی 197 ممالک اٹلانٹا میں موجود ہیں۔ فلسطینی پہلی بار اپنی شناخت کے ساتھ اولمپکس میں شرکت کر رہے ہیں۔ کھلاڑیوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی ان کھیلوں نے پچھلے سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں پھر سب سے اہم بات جو اٹلانٹا اولمپکس کو ماضی کے 25 اولمپکس سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ 1996ء اولمپک تحریک کی ایک صدی کی تکمیل کا سال بھی ہے۔ گویا ایتھنز (یونان) سے جدید اولمپکس کا جو سفر 1896ء میں شروع ہوا تھا اٹلانٹا اس کا ایک اہم سنگ میل ہے۔ اٹلانٹا اولمپکس کا خواب سب سے پہلے ایک 41 سالہ پراپرٹی وکیل بلی پائن نے دیکھا اور اسے حقیقت کا روپ دینے کے لئے زبردست جدوجہد کی۔ اٹلانٹا کو اولمپکس کی میزبانی دیئے جانے کا فیصلہ 18- ستمبر 1990ء کو انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی نے اپنے اجلاس میں کیا جہاں اٹلانٹا کے مقابلے پر بلغراد' مانچسٹر' میلبرن اور ٹورنٹو بھی تھے اور پہلے اولمپک کھیلوں کا میزبان ایتھنز بھی۔ یونان والے اولمپکس کی صد سالہ تکمیل پر اپنے ہاں یہ مقابلے منعقد کروانا چاہتے تھے مگر قرعہ اٹلانٹا کے نام نکلا۔ جس نے یونانیوں کو ناخوش بھی کر دیا۔ اور یونانی وزیر اعظم نے یہ کہا تھا کہ "ہم نے سو سال میں 25 مرتبہ اولمپک مشعل اپنے یہاں سے روانہ کی ہے اسے صرف ایک مرتبہ ہم اپنے لئے یہاں چاہتے ہیں"۔ لیکن آئی او سی کے فیصلے کے بعد یہ مشعل اٹلانٹا کے اولمپک اسٹیڈیم میں روشن ہے۔

اٹلانٹا اولمپکس بھی سنہرے کارناموں کے حوالے سے یاد رکھے جانے کا منتظر ہے۔ اولمپکس کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو متعدد اولمپکس کسی ایک کھلاڑی کی غیر معمولی کارکردگی کی وجہ سے یاد کئے جاتے ہیں مثلاً 1912ء کا اولمپکس امریکی ایتھلیٹ جم تھارپ 1920ء اولمپکس فن لینڈ کے پاؤو نورمی 1924ء اولمپکس انگلینڈ کے ہیرلڈ ابراہامز 1936ء اولمپکس جیسی اوونز 1952ء اولمپکس اسٹیز زیٹوپیک 1972 اولمپکس مارک اسپٹز 1976ء اولمپکس نادیہ کومینچی 1984 اولمپکس میری لورٹین اور کارل لوئس اور 1988ء فلورنس گریفتھ جوائز کے حوالے سے مشہور ہیں۔ 1996ء میں یہ عروج کسے نصیب ہوتا ہے اس کا اندازہ آئندہ چند روز میں ہی ہو سکے گا۔

شائقین دو سو میٹرز میں مائیکل جانسن اور فرینکی فریڈکس کے درمیان زبردست مقابلے کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ ڈائیونگ اور تیراکی میں یورپی قوموں کا مقابلہ چین سے متوقع ہے۔ باکسنگ میں گزشتہ اولمپکس میں بارہ میں سے سات طلائی تمغے جیتنے والی کیوبا اس بار بھی فیورٹ ہے۔ باسکٹ بال میں کچھ اسی قسم کی صورتحال امریکہ کے ساتھ ہے۔

مردوں کے فٹ بال میں برازیل اور خواتین فٹ بال میں عالمی چیمپئن ناروے کو فیورٹ سمجھا جا رہا ہے۔

1992ء اولمپکس میں برازیل نے والی بال میں طلائی تمغہ جیتا تھا۔ اسی طرح خواتین والی بال میں امریکی ٹیم مضبوط دکھائی دیتی ہے۔

ریسلنگ میں امریکہ کی تیاری بھرپور ہے۔ اس کے پاس گریکو رمن اور فری سٹائل میں اچھے ریسلر موجود ہیں۔ ویٹ لفٹنگ میں امریکہ' رشیا اور ترکی کے درمیان سخت مقابلہ متوقع ہے۔

ٹینس میں 1992ء اولمپکس میں مارک روز مردوں اور جینیفر کیپریاٹی خواتین میں طلائی تمغے کی حقدار بنی تھیں۔ اس مرتبہ مردوں میں پیٹ سمپراس اور خواتین سٹیفی گراف کی عدم شرکت کے باعث میدان دوسرے کھلاڑیوں کے لئے صاف ہو گیا ہے۔ سمپراس اور گراف دونوں زخمی ہیں۔

ٹیبل ٹینس میں اصل مقابلہ چین اور سویڈن کے درمیان ہو گا۔ 1992ء میں سویڈن کے مایہ ناز کھلاڑی یان اووے والڈنر مردوں کے چیمپئن بنے تھے جبکہ بقیہ تین مقابلے چین نے جیتے تھے۔ اس بار فرانس کے چینی فلمی کین کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ بجٹ میں عائد شدہ نئے ٹیکسوں اور پرانے ٹیکسوں میں اضافے کے خلاف اور شاہراہوں پر ڈکیتیوں اور بدامنی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ملک بھر کے ٹرانسپورٹروں نے 21 جولائی کو ہڑتال کی۔ اس میں بسیں' ٹرک' آئل ٹینکر' فلائنگ کوچیں رکشے وغیرہ شامل ہیں۔ بہت سے ٹرانسپورٹرز اور ان کی ایسوسی ایشنوں نے ہڑتال کا بائیکاٹ کیا۔

○ گزشتہ روز لاہور سے بہاولپور تک امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کی قیادت میں ٹرین مارچ کیا گیا۔ بے نظیر الوداع کے نعرے لگائے گئے۔ مسلم لیگ (ن) کے اعجاز الحق' جاوید ہاشمی بھی ساتھ شامل تھے 3۔ اگست کو پشاور میں "بے نظیر" مظاہرہ ہوگا۔ 12 کو لاہور میں اور پھر کراچی اور کوئٹہ میں مظاہروں کے بعد اسلام آباد مارچ کی کال دی جائے گی۔ قاضی حسین احمد نے کہا کہ صدر نے اپنی ذمہ داریاں پوری نہ کیں تو عوامی غضب سے نہیں بچ سکیں گے۔ پولیس نے کسی بھی جگہ استقبال کے لئے آنے والوں کو نہیں روکا۔ لاہور سمیت تمام ریلوے اسٹیشنوں پر پولیس نے حفاظت کے زبردست انتظامات کر رکھے تھے۔

○ اپوزیشن کے 24 جولائی کو ہونے والے سربراہی اجلاس میں آزاد گروپ کو نہیں بلایا جا رہا۔ اپوزیشن ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ گروپ حکومتی مراعات اور پالیسیوں میں برابر کا شریک ہے۔ اپوزیشن کا وفد اگلے ہفتے صدر سے ملاقات کر کے حکومت برطرف کرنے کا مطالبہ کرے گا۔ وفد میں مسلم لیگ اور جماعت اسلامی سمیت دیگر جماعتیں بھی شامل ہوں گی۔ 24 جولائی کو ہونے والے اپوزیشن کے سربراہی اجلاس میں حکومت کے خلاف چارج شیٹ کو حتمی شکل دی جائے گی۔ صدر کو میراج طیاروں اور کراچی سٹیل کے گھپلے بھی بتائے جائیں گے۔

○ ایم کیو ایم حقیقی نے "جنوبی سندھ صوبہ" بنانے کے لئے تحریک شروع کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ حقیقی کے چیئرمین آفاق احمد نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تشدد سے ہماری تحریک کچلنے کی کوشش کی گئی تو حکمرانوں کا اقتدار نہیں رہے گا۔ یکم اگست سے دستخطوں کی مہم شروع کی جائے گی۔ 14۔ اگست کو اہم اعلان کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم پر غداری کے الزام لگ رہے ہیں۔ سندھیوں نے ہم پر احسان نہیں کیا۔ مہاجرین نے پاکستان بنا کر یہاں کے لوگوں پر احسان کیا ہے۔ پہلے 82 فیصد زمینیں ہندوؤں کی تھیں انہوں نے کہا کہ شہری سندھ کو بھی اسمبلی دلوائیں گے۔

○ فرانس استعمال شدہ میراج طیارے پاکستان کو دو سال میں فراہم کر دے گا اور ہالنگ بھی فرانس میں ہوگی۔ پاک بحریہ کو فرانسیسی طیارہ اٹلانٹک تحفے میں ملے گا۔

○ پاکستان کا دورہ کرنے والے امریکی جنرل نے گزشتہ روز جی ایچ کیو کا دورہ کیا اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت اور جنرل افتخار سے علاقائی سلامتی اور پیشہ ورانہ امور پر تبادلہ خیال کیا۔

○ وزیر اطلاعات خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ نواز مسلم لیگ اور جماعت اسلامی کی مہم جوئی ان کے تضادات کی وجہ سے ناکام ہو جائے گی۔ نواز اور قاضی اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار ہیں۔ اگر ایسا نہیں تو ایک دوسرے کے خلاف لگائے گئے الزامات پر قائم رہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ قاضی نے اس وقت اسلام نافذ کیوں نہ کرایا جب ڈکٹیٹر گیارہ سال تک جماعت اسلامی کے ساتھ مل کر قوم کو بیوقوف بناتا رہا۔ انہوں نے کہا کہ عوام حکومت کے معاشی اقدامات کے حامی ہیں صرف ٹیکس چور ٹیکسوں کو بوجھ کہہ کر مخالفت کر رہے ہیں۔

○ لاہور پولیس کے سربراہ سے ایڈووکیٹ جنرل نے ایک خط میں استفسار کیا ہے کہ کس کے حکم پر لاہور ہائی کورٹ کا گھیراؤ کیا گیا ہے؟

○ اٹلانٹا اولمپکس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ منتظمین کھیلوں سے زیادہ جنسی ہیجان انگیزی اور کمائی میں مصروف ہیں۔ اشتہار بازی کے لئے ڈالروں کی بارش شروع کر دی گئی ہے۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ ہم جان دے دیں گے لیکن سندھ میں نیا صوبہ نہیں بننے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں بچہ نہیں ہوں کہ بے نظیر سے "کٹی" کر کے بیٹھا رہوں۔ ایسی تحریک کا حصہ نہیں بنوں گا جس سے ضیاء کی باقیات واپس آجائے انہوں نے دعویٰ کیا کہ میں بھی لوگوں کو سڑکوں پر لا سکتا ہوں۔

○ تین ڈاکوؤں نے لاہور سے ملتان جانے والی بس لوٹ لی۔ ایک ڈاکو کو مسافروں نے پکڑا تو دوسرے دونوں نے فائرنگ کر کے دو مسافروں کو زخمی کر دیا۔ ایک کی حالت نازک ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے اعجاز الحق نے دعویٰ کیا ہے کہ صدر نے وزیراعظم کی طرف سے وائس چیف آف آرمی سٹاف مقرر کرنے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو 37۔ ارب کا خسارہ ظاہر کر کے فوج کو دباؤ میں لانا چاہتی ہیں۔

○ کشمیر کمیٹی کے سربراہ نواب زادہ نصراللہ خان نے پیشکش کی ہے کہ اپوزیشن مجھ پر الزامات کی تحقیقات کے لئے خصوصی ٹیم بنائے۔ انہوں نے کہا کہ سلیکٹ کمیٹیوں کے قیام سے مفاہمت کے دروازے کھلیں گے۔ مذاکرات ہوتے رہے تو ورکنگ ریلیشن شپ پیدا ہوگی۔

○ خزانہ کے وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ قاضی کی مال گاڑی رستے ہی میں رک جائے گی اور لوگ اتر جائیں گے۔

○ معتبر ذرائع نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں عام انتخابات کے اعلان کے بعد پاک بھارت مذاکرات کا امکان کم ہو گیا ہے۔

○ اردو بازار لاہور میں ہڑتال بدستور جاری ہے۔ تاجر "تعلیم کا جنازہ" اٹھائے سینہ کوبی اور گشت کرتے رہے۔ اردو بازار اور ملحقہ بازاروں کی تقریباً دو ہزار دوکانیں بند رہیں۔ پولیس نے جلوس کو لوئر مال پر نہیں آنے دیا۔

○ فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز نے کہا ہے کہ محنت کشوں کے مسائل حل نہ کئے گئے تو خونیں انقلاب آئے گا۔

○ لاہور ریلوے اسٹیشن پر مسلم لیگ (ن) ضیاء فاؤنڈیشن اور جماعت اسلامی کے کارکنوں کے درمیان جھڑپ ہو گئی۔ کارکن آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ رہنماؤں کے منع کرنے پر بھی باز نہ آئے۔ جھگڑا اس وقت شروع ہوا جب اعجاز الحق کی تقریر کے دوران ضیاء الحق کی تصویر لہرائی گئی۔ جماعت اسلامی کے کارکنوں نے کہا کہ ضیاء الحق کی تصویر نیچے کریں۔ ہمیں اپنے قائدین نظر نہیں آ رہے۔ اس پر ضیاء الحق کی تصویر لہرانے والے کارکن مشتعل ہو گئے اور انہوں نے تصویر نیچے کرنے سے انکار کر دیا۔ اس سے دونوں اطراف کے کارکن گتھم گتھا ہو گئے۔ اعجاز الحق کی تقریر کے دوران یہ جھگڑا جاری رہا۔ دونوں جماعتوں کے کارکن اپنے اپنے کارکنوں کو اشاروں سے جھگڑا ختم کرنے کو کہتے رہے اپنے مگر وہ باز نہ آئے۔ بعد میں جب اعجاز الحق نے کہا کہ موجودہ تحریک کامیاب ہو جائے تو نواز شریف بھی وزیر اعظم بن سکتے ہیں۔ اور قاضی حسین احمد بھی تو جماعت اسلامی والے پھر جھگڑ پڑے کہ نواز شریف وزیر اعظم نہیں بن سکتے۔ اس طرح سے جھگڑا مزید بڑھ گیا۔

تبدیلی فون

○ مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز کے گھر کا فون نمبر سابقہ 500 تبدیل ہو گیا ہے اب نیا نمبر 212650 ہے۔

تمام امراض کا علاج مکمل تشخیص کے بعد کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر ایم اے رضا ہومیو
بشریٰ ویلفیئر کلینک دارالنصر غربی الف ربوہ

خان بلڈنگ میٹریل ساہیوال روڈ ربوہ
تھوک اور پرچون - عمارتی اینٹ اور ٹائل کیلئے
رابطہ کریں: خان سینٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 831

ضرورت سٹاف
ہمارے ادارہ الصادق ماڈرن نرسری (پری) سکول میں درج ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے
1- پرنسپل (لیڈی) کم ازکم 5 سالہ معاہدہ
2- لیڈی ٹیچرز 3 اسامیاں (کم ازکم 2 سالہ معاہدہ)
انٹرویو 27' 28 جولائی 1996ء
بروز ہفتہ اتوار صبح 8 تا 12 بجے
مینیجر
فون: 211637

ضرورت
برائے
اسسٹنٹ کمپیوٹر پروگرامر
ہمیں اپنے ادارہ کیلئے ایک اسسٹنٹ کمپیوٹر پروگرامر کی ضرورت ہے
اہلیت : بی کام
تجربہ : 2 سال
مندرجہ ذیل پتہ پر مورخہ 25 جولائی تک۔ رابطہ کریں۔ ایڈریس
چیف ایگزیکٹو
ٹویوٹا فیصل آباد موٹرز ویسٹ کینال روڈ منصور آباد فیصل آباد
فون: 4-712002
فیکس: 712003

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن اور پاکستانی
ہومیو ادویات
مدرٹنکچرز، پوٹنسیاں، بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ٹیوبز اور ڈراپرز بارعایت نرخوں پر دستیاب ہیں۔ نیز ہومیوپیتھک انگلش و اردو کتب دستیاب ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن ڈاکٹر راہبر ہومیو کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 771 فیکس 212299